

صلح جہلم، چکوال، انک، اسلام آباد اور راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے سابق و موجودہ ارکان جمیعت کے لیے

- گرجوائیٹ / پوسٹ گرجوائیٹ ہوں
- ابلاغ کی بہترین صلاحیتوں کے مالک ہوں
- انتظامی امور میں اچھی دست رہ ہوں
- اگر یہی زبان میں کیونی نیشن کی صلاحیت ہوں



۲۰۰۵ء تک اپنا سی وی (CV) درج فیل پتے پر ارسال کریں
پوسٹ نمبر 2604، اسلام آباد

من جانب: شمار احمد صابر۔ 0300-5329603

النور جیولز

زیورات کی دنیا میں انقلابی فوائد کے ساتھ

- ♦ ہمارے ہاں زیورات بغیر ناکہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
- ♦ ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی لہذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنہیں آپ کسی بھی وقت کیش کر سکتے ہیں۔

ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

بھی وجہ ہے کہ لوگوں نے ہمیں اپنے بھروسہ اعتماد سے فواز اے

اسی وجہ سے گہ نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیز واقارب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

خوب رانچ:

سوق اوریں علی پلانہ مری روڈ، راولپنڈی
0300-5552209 051-5539378 موبائل:

دکان نمبر F/461 نرڈ لا جوہا فروٹ ٹپٹ

صرفہ بازار (بھاڑہ بازار) راولپنڈی
0303-6502400 موبائل:

رسائل وسائل

کاروبار میں احتیاط کا پہلو

سوال: ہمارا آبائی کاروبار جز سشور کا ہے۔ شہر کا سب سے بڑا کاروباری ادارہ ہے۔ جب میں تعلیم سے فارغ ہو کر کاروبار میں آیا تو کچھ عرصہ سور پر بیٹھنے کے بعد میں نے یہ کاروبار جاری رکھنے سے الگا کر دیا۔ خواتین سے بات چیت دن رات کی مصروفیت اور صبح شام روپے پسیے کی آمد و رفت انتہائی خطرناک کام محسوس ہوا۔ انتہائی سوچ سمجھ کر پرنگ پر لیں کا انتخاب کیا کہ وقت بھی کھلامل سکتا ہے، خواتین سے بھی واسطہ نہیں پڑے گا، لہذا سکون سے وال روٹی چلتی رہے گی۔ پر لیں لگ گیا اور ماشاء اللہ بہت کامیابی ملی تاہم اس میں چند چیزیں ایسی ہیں جو غور طلب ہیں۔

۱- ہمارے کاروبار کا زیادہ دارو مدارشادی کارڈوں کی اشاعت پر ہے۔ کیا ایسے شادی کارڈ بچنا جائز ہیں جن پر تصاویر ہوتی ہیں؟ اس کو ایک بڑے الحدیث عالم نے جائز کہا تھا کہ یہ مصوری نہیں ہے۔ پھر یہ تصاویر آپ خود پڑھ نہیں کرتے بلکہ چھپے چھپائے کارڈوں پر شادی کا مضمون لکھ دیتے ہیں۔ بہت سے جید علماء ان تصاویر کو جائز بھی قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ حرام ہے تو ایسی ہر چیز پتھنی حرام ہے جس پر تصویر ہو۔ مگر اب تو ہر چیز کی پیلنگ پر تصاویر ہیں۔

۲- ہمارے کام کا دوسرا بڑا حصہ حکومتی کاموں کا ہوتا ہے۔ کیا کسی ایسی حکومت کے کسی ادارے کا کام کیا جاسکتا ہے جو اللہ کی نافرمانی پر قائم ہو؟ مثلاً محکمہ اوقاف وغیرہ۔

۳- ہمارے کاروبار کا تیسرا بڑا حصہ پوسٹر ز کی طباعت پرمنی ہے۔ ہماری کوشش ہوتی

ہے کہ ایسے پوستر نہ شائع کیے جائیں جن پر شرکیہ جملے، فرقہ پرتی کی دعوت ہو، نیز فلماں پوستر اور میوزک سٹر کے اشتہارات، دیگر چھاپ دیتے ہیں۔

۳- ہمارے علاقے میں ایصالی ثواب کے لیے منعقدہ محافل، مثلاً قل خوانی، رسم چہلم کے کارڈ اس میں کوئی شرکیہ کلمہ نہیں ہوتا، چھاپتے ہیں۔ البتہ ہم ایسے دعوت نامے بھی احتیاطاً شائع نہیں کرتے جن کے بارے میں گمان ہو کہ یہاں خلاف شریعت بات ہوگی۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں شائع کردہ کارڈوں اور پوستروں وغیرہ کے تحت ہونے والی مخالفوں اور تقریبات میں جو خلاف شریعت کام ہوں گے ان کے ہم بھی ذمہ دار ہوں گے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ کیا ہماری کمائی جائز ہے؟ ان حالات میں کیا کیا جائے؟

جواب: تجارت اور بالخصوص ایسی تجارت جس میں شوری طور پر آپ نے محنت کے ساتھ حلال رزق کے حصول کے لیے کسی شبے کا انتخاب کیا ہوا تھیں تھیں ہے بلکہ اگر اس انتخاب میں کم تر برائی کا فرقہ کا قاعدہ بھی پیش نظر ہو جب بھی اس کا اختیار کرنا شریعت کے اصولوں کی پیروی میں شمار کیا جائے گا۔ آپ نے آخر میں جو سوالات اٹھائے ہیں ان میں سے جن کا تعلق کمائی کی حیثیت اور اس کے استعمال سے ہے، ان کا جواب مندرجہ بالا اصول سے خود بخود سامنے آ جاتا ہے۔

جبکہ سوال ایسے مواد کی اشاعت کا ہے جس پر آپ نے آپ کے بقول جید اہل حدیث علامے فتویٰ حاصل کیا ہے اور وہ ایسے مواد کی اشاعت کو ناجائز یا حرام نہیں کہتے، تو پھر آپ کو چاہیے کہ بار بار اس پر غور کرنے کے بعد اس علامہ کی رائے اور تقدیری الدین پر اعتماد کرنے ہوئے اپنے وقت کو ثابت اور تعمیری فکر میں لگائیں، اور اپنے وقت کا استعمال معروف اور بھلائی کے پھیلانے اور برائی کو روکنے میں صرف کریں۔

ایسے مواد کی اشاعت جس میں ایسی تقریبات کی دعوت ہو جو آپ کے نقطہ نظر سے مناسب نہیں ہیں لیکن بعض شخص اور دینی علم رکھنے والے افراد کی تجویز آپ سے مختلف ہے اور وہ اسے جائز سمجھتے ہیں، تو ایسے تمام معاملات کو بظاہر مشتبہ سمجھا جائے گا۔ حدیث میں ایسے مشتبہ معاملات سے جہاں تک ممکن ہو، پھر کی تعلیم دی گئی ہے۔ مشاعرہ ہو یا دلکشی یا محلی نعت اور سیرت